BA Part III
Paper - VI

سوال نمبر ۱ علامہ شبلی نعمانی کی تنقید نگاری کا جائزہ لیجئے؟ یا
شبلی نعمانی کی تنقید نگاری سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے یا
شعر کی حقیقت کا جائزہ لیجئے؟

جواب: اردو ادب کی تاریخ میں شبلی نعمانی کو ایک بلند مقام حاصل ہے۔ وہ شاعر بھی تھے اور نثر نگار بھی۔ شبلی نے تاریخ سوانح و سیرت تنقید کے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور حق ادا کر دیا ہے۔ ہمارے بزرگ تنقید نگاروں میں حالی کے بعد شبلی ہی ہیں جنہوں نے تنقید کے اصولوں پر غور کیا اور ~~[illegible]~~ سمجھنے کی کوشش کی کہ شاعری کیا ہے اور اسے کیسا ہونا چاہئے۔

شبلی نے پانچ جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام شعر العجم ہے۔ اس میں فارسی شعرا کے کلام پر بحث کی گئی ہے۔ چوتھی جلد میں شبلی نے تنقید کے اصول بیان کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی ایک کتاب موازنہ انیس و دبیر ہے۔ اس کتاب میں ان دونوں مرثیہ نگاروں کا موازنہ کیا گیا ہے ساتھ ہی قدم قدم پر شبلی کے تنقیدی خیالات بھی واضح ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی شبلی نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کے مطالعے سے بھی شبلی کے تنقیدی نظریات پر روشنی پڑتی ہے۔ حالی اور شبلی دونوں نے اس پر زور دیا ہے کہ شاعری کوئی بے مصرف چیز نہیں ہے۔ شاعر اپنے کلام سے بڑے بڑے کام لے سکتے ہیں۔ شبلی کے نزدیک شعر وہ ہے جس میں لطف کی گنجائش ہو خواہ اس میں حسن ہو یا نہ ہو۔ شبلی کے نزدیک شعر کا پہلا کام حسن کاری کے ذریعہ مسرت بہم پہنچانا ہے۔

شعر دو چیزوں سے مل کر وجود میں آتا ہے۔ وہ بات جو شعر میں کہی گئی ہے اور وہ الفاظ جن کے ذریعہ وہ بات ادا کی گئی ہے۔ علمائے ادب کا ایک گروہ لفظ کو اہمیت دیتا ہے۔ دوسرا معنی کو۔ عربی نقاد لفظ کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ شبلی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر دو قوتیں ہوتی ہیں۔ ادراک اور احساس یہی دونوں قوتیں انسان کے سارے اعمال کا سرچشمہ ہیں۔ ادراک کا کام ہے چیزوں کا پتہ لگانا [illegible] پر غور کرنا۔ مسائل کا حل کرنا۔ سارے علوم و فنون ایجادات و انکشافات اور تحقیقات کا تعلق انسان کی اسی قوت سے ہے۔

احساس کا مطلب ہے اثر قبول کرنا۔ کسی کو بری حالت میں دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے واقعات سے ہم مختلف طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ اس کو احساس کہتے ہیں۔ شبلی کا کہنا ہے کہ یہی احساس جب الفاظ کا جامہ پہن لیتا ہے تو شعر بن جاتا ہے۔